كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

مکتبہ قدوسیہ

اسے گرج' کڑک اور بجلی میٹھا کر دیتی ہے لیکن اس سے زمین میں پیداوار نہیں ہوتی - ہاں آسمانی پانی سے پیداوار اگتی ہے۔عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' آسمان کے پانی کے ہر قطرہ سے چارہ گھاس وغیرہ پیدا ہوتا ہے یا سمندر میں لولو اور موتی پیدا ہوتے ہیں یعنی فِي الْبَرِّ بُرٌّ وَّ فِي الْبَحْرِ دَرٌّ زمین میں گیہوں اور سمندر میں موتی - پھر فرمایا کہ اسی سے ہم غیر آباد' بنجر' خشک زمین کو زندہ کر دیتے ہیں' وہ لہلہانے لگتی ہے اور تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ جیسے فرمان ہے فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ الخ علاوہ مردہ زمین کے زندہ ہو جانے کے' یہ پانی حیوانوں اور انسانوں کے پینے میں آتا ہے' ان کے کھیتوں اور باغات کو پلایا جاتا ہے۔ جیسے فرمان ہے کہ وہ اللہ وہی ہے جو لوگوں کی کامل ناامیدی کے بعد ان پر بارشیں برساتا ہے اور آیت میں ہے کہ اللہ کے آثار رحمت کو دیکھو کہ کس طرح مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے۔ پھر فرماتا ہے' ساتھ ہی میری قدرت کا ایک نظارہ یہ بھی دیکھو کہ ابر اٹھتا ہے' گرجتا ہے لیکن جہاں میں چاہتا ہوں' برستا ہے' اس میں بھی حکمت و حجت ہے۔

<u>بارش اللہ کے حکم سے:</u> ☆☆ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ کوئی سال کسی سال کے کم و بیش بارش کا نہیں لیکن اللہ جہاں چاہے برسائے' جہاں سے چاہے پھیرے۔ پس چاہیے تھا کہ ان نشانات کو دیکھ کر اللہ کی ان زبردست حکمتوں کو اور قدرتوں کو سامنے رکھ کر اس بات کو بھی مان لیتے کہ بیشک ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور یہ بھی جان لیتے کہ بارشیں ہمارے گناہوں کی شامت سے بند کر دی جاتی ہیں تو ہم گناہ چھوڑ دیں لیکن ان لوگوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ہماری نعمتوں پر اور ناشکری کی - ایک مرسل حدیث ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ میں بادل کی نسبت کچھ پوچھنا چاہتا ہوں - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا' بادلوں پر جو فرشتہ مقرر ہے' وہ یہ ہے' آپ ان سے جو چاہیں' دریافت فرما لیں - اس نے کہا' یا رسول ﷺ اللہ ہمارے پاس تو اللہ کا حکم آتا ہے کہ فلاں فلاں شہر میں اتنے اتنے قطرے برساؤ ہم تعمیل ارشاد کر دیتے ہیں - بارش جیسی نعمت کے وقت اکثر لوگوں کے کفر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے یہ بارش برسائے گئے - چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ بارش برس چکنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' لوگو جانتے ہو' تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا' اللہ اور اس کا رسول خوب جاننے والا ہے' آپ نے فرمایا' سنو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندوں میں سے بہت سے میرے ساتھ مومن ہو گئے اور بہت سے کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ بارش ہم پر برسی ہے' وہ تو میرے ساتھ ایمان رکھنے والے اور ستاروں سے کفر کرنے والے ہوئے اور جنہوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے اثر سے پانی برسایا گیا' انہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لائے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے O پس تو کافروں کا کہنا نہ مان اور بحکم الٰہی ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کر O

النبی کل عالم علیہ السلام: ☆☆ (آیت:۵۱-۵۲) اگر رب چاہتا تو ہر بستی میں ایک ایک نبی بھیج دیتا لیکن اس نے تمام دنیا کی طرف صرف ایک ہی نبی بھیجا ہے اور پھر اسے حکم دے دیا ہے کہ قرآن کا وعظ سب کو سنا دے - جیسے فرمان ہے کہ میں اس قرآن سے تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے ہوشیار کر دوں اور ان تمام جماعتوں میں سے جو بھی اس سے کفر کرے' اس کے وعدے کی جگہ جہنم ہے - اور فرمان ہے کہ تو مکے والوں کو اور چاروں طرف کے لوگوں کو آگاہ کر دے - اور آیت میں ہے کہ اے نبی' آپ کہہ دیجئے کہ اے تمام لوگو میں تم سب کی طرف رسول ﷺ بن کر آیا ہوں - بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے' میں سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجا گیا ہوں - بخاری و مسلم کی اور حدیث میں ہے

کہ تمام انبیا اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے رہے اور میں عام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں- پھر فرمایا' کافروں کا کہنا نہ ماننا اور اس قرآن کے ساتھ ان سے بہت بڑا جہاد کرنا- جیسے ارشاد ہے- يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ یعنی اے نبی کافروں سے اور منافقوں سے جہاد کرتے رہو-

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾

وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں- یہ ہے میٹھا اور مزے دار اور یہ ہے کھاری' کڑوا اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی ○ وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا' پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا' تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے ○

(آیت: ۵۳-۵۴) اسی رب نے پانی کو دو طرح کا کر دیا ہے- میٹھا اور کھاری- نہروں' چشموں اور کنوؤں کا پانی عموماً شیریں' صاف اور خوش ذائقہ ہوتا ہے- بعض ٹھہرے ہوئے سمندروں کا پانی کھاری اور بدمزہ ہوتا ہے- اللہ کی اس نعمت پر بھی شکر کرنا چاہئے کہ اس نے میٹھے پانی کی چاروں طرف ریل پیل کر دی تاکہ لوگوں کو نہانے دھونے اور اپنے کھیت اور باغات کو پانی دینے میں آسانی رہے' مشرقوں اور مغربوں میں محیط سمندر کھارے پانی کے اس نے بہا دیئے جو ٹھہرے ہوئے ہیں' ادھر ادھر بہتے نہیں لیکن موجیں مار رہے ہیں' تلاطم پیدا کر رہے ہیں' بعض میں مدوجزر ہے- ہر مہینے کی ابتدائی تاریخوں میں تو ان میں زیادتی اور بہاؤ ہوتا ہے- پھر چاند کے گھٹنے کے ساتھ وہ گھٹتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر میں اپنی حالت پر آ جاتا ہے پھر جہاں چاند چڑھا' یہ بھی چڑھنے لگا- چودہ تاریخ تک برابر چاند کے ساتھ چڑھتا رہا- پھر اترنا شروع ہوا' ان تمام سمندروں کو اسی اللہ نے پیدا کیا ہے وہ پوری اور زبردست قدرت والا ہے- کھاری اور گرم پانی گو پینے کے کام نہیں آتا لیکن ہواؤں کو صاف کر دیتا ہے جس سے انسانی زندگی ہلاکت میں نہ پڑے- اس میں جو جانور مر جاتے ہیں' ان کی بدبو دنیا والوں کو ستا نہیں سکتی اور کھاری پانی کے سبب سے اس کی ہوا صحت بخش اور اس کا مردہ پاک طیب ہوتا ہے- آنحضرت ﷺ سے جب سمندر کے پانی کی نسبت سوال ہوا کہ کیا ہم اس سے وضو کر لیں؟ تو آپ نے فرمایا' اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے- مالک' شافعی اور اہل سنن رحمتہ اللہ علیہم نے اسے روایت کیا ہے اور اسناد بھی صحیح ہے-

پھر اس کی اس قدرت کو دیکھو کہ محض اپنی طاقت سے اور اپنے حکم سے ایک کو دوسرے سے جدا رکھا ہے- نہ کھارا میٹھے میں مل سکے نہ میٹھا کھارے میں مل سکے- جیسے فرمان ہے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ الخ اس نے دونوں سمندر جاری کر دیئے ہیں کہ دونوں مل جائیں اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب قائم کر دیا ہے کہ حد سے نہ بڑھیں- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کے منکر ہو؟ اور آیت میں ہے' کون ہے وہ جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس میں جگہ جگہ دریا جاری کر دیئے اس پر پہاڑ قائم کر دیئے اور دو سمندروں کے درمیان اوٹ کر دی؟ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بات یہ ہے کہ ان مشرکین کے اکثر لوگ بے علم ہیں- اس نے انسان کو ضعیف نطفے سے پیدا کیا ہے- پھر اسے ٹھیک ٹھاک اور برابر بنایا ہے- اور اچھی پیدائش میں پیدا کر کے پھر اسے مرد یا عورت بنایا- پھر اس کے لئے نسب کے رشتے دار بنا دیئے- پھر کچھ مدت بعد سسرالی رشتے قائم کر دیئے- اتنے بڑے قادر اللہ کی قدرتیں تمہارے سامنے ہیں-